اجلاس وفاق المدارس منعقدہ

دارالعلوم الاسلامیہ مظفر آباد، بتاریخ ۶ مئی ۲۰۰۲ء بروز پیر

وفاق المدارس العربیہ پاکستان، اکابر علماء حق کی شب و روز کی محنتوں، دعاؤں اور اھل اللہ کی توجہات کا ایسا شجر سایہ دار ہے کہ بحمد اللہ تعالیٰ اس وقت پاکستان اور آزاد کشمیر کے جملہ دینی مدارس اور جامعات اس کے زیرِ سایہ، علم و عرفان کی بزم سجائے ہوئے ہیں اور بحمد اللہ تعالیٰ روزافزوں ترقی اور کامیابی کی منزلیں طے کر رہے ہیں۔ اکابر علماء کی اس عظیم امانت کو وسعت دینے، مزید مربوط و مستحکم کرنے کے لیے اور لادین عناصر اور استعماری قوتوں سے نجات دینے کے لیے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس عاملہ نے پاکستان کے تمام صوبائی اور آزاد کشمیر کے دار الحکومت مظفر آباد میں ارباب اہتمام اور علماء کرام کے کنونشن تجویز کیے تھے۔

آزاد کشمیر کا کنونشن آزاد کشمیر کی مرکزی دینی درس گاہ اور مرکز علماء حق دار العلوم الاسلامیہ چھتر دو میل میں ۶ مئی بمطابق ۲۲ صفر المظفر ۱۴۲۳ھ کو منعقد ہوا۔ کنونشن کے منتظمین نے موجودہ حالات کے تناظر میں دو نشستیں تجویز کی تھیں۔ پہلی نشست جامعہ دار العلوم الاسلامیہ کی وسیع اور خوب صورت جامع مسجد خاتم النبیینؐ میں، استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم کی زیرِ صدارت اور حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری کی زیرِ نگرانی منعقد ہوئی۔ جبکہ دوسری نشست آزاد کشمیر اسمبلی کے خوب صورت حال میں منعقد ہوئی جس کی صدارت اور نظامت حضرت مولانا قاضی محمود الحسن اشرف ممبر مجلس عاملہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان و ممبر امتحانی کمیٹی وفاق نے کی، جبکہ مہمان خصوصی کے طور پر حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان، سردار محمد انور خان صدر آزاد ریاست جموں و کشمیر اور وزیر اعظم آزاد کشمیر سردار سکندر حیات خان نے شرکت کی۔

کنونشن کی پہلی نشست کا آغاز قرآن کریم سے ہوا۔ بعد از تلاوت قرآن کریم اجلاس کے میزبان حضرت مولانا قاضی محمود الحسن اشرف نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا اس کے بعد حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری مدظلہ العالی نے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی تاریخ، خدمات، حکومت وقت سے معاملات، حکومتی اعتراضات کے دندان شکن جوابات، نیز مدارس وفاق کے تعلیمی اور تربیتی اثرات، اکابر علماء حق کی عظیم دینی و سیاسی و سماجی خدمات، مستقبل میں ارباب مدارس کی ذمے داریوں کی نشاندہی اور ممکنہ طور پر پیش آنے والی مشکلات اور ان مشکلات کا مقابلہ کرنے کے لیے وفاق کی پالیسی، نیز حکومتی ہتھکنڈوں اور پروپیگنڈے کے ٹھوس اور موثر جوابات پر مشتمل ایک موثر خطاب کیا جو تقریباً ڈیڑھ گھنٹے پر محیط تھا۔

تاثرات و تجاویز

خطبہ استقبالیہ اور جناب ناظم اعلیٰ کے خطاب کے بعد اجلاس میں موجود علماء کو تجاویز، تاثرات کے لیے وقت دیا گیا۔ اس اجلاس میں موجود علماء اور ارباب مدارس کی تعداد تین صد کے قریب تھی جو آزاد کشمیر کی تاریخ کا ایک بہت بڑا اور نمائندہ اجلاس تھا۔ اجلاس میں

آٹھمقام، مظفر آباد، دہیر کوٹ، باغ، راولاکوٹ، اکوڑہ خٹک، مردان عباس پور، ہجیرہ، تراڑکھل، پلندری، کوٹلی، پریور، مری، اسلام آباد، دینہ اور فیصل آباد کے جید علماء کرام نے شرکت کی جن میں سے بعض نے خطاب بھی کیا۔ ان میں سے بعض یہ ہیں:

۱۔ حضرت مولانا انوار الحق، استاذ حدیث و نائب مہتمم جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک و ناظم وفاق المدارس العربیہ پاکستان۔

۲۔ حضرت مولانا حافظ حسین احمد ممبر مجلس عاملہ وفاق المدارس و مہتمم جامعہ محمودیہ مردان۔

۳۔ حضرت مولانا قاضی محمود الحسن اشرف، ممبر مجلس عاملہ وفاق المدارس و ممبر امتحانی کمیٹی، مہتمم دار العلوم الاسلامیہ چھتر دومیل۔

۴۔ حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ ممبر مجلس عاملہ وفاق و مہتمم مدرسہ تجوید القرآن مانسہرہ۔

۵۔ حضرت مولانا محمد نذیر فاروقی، مہتمم صارف القرآن، اسلام آباد۔

۶۔ حضرت مولانا ظہور احمد علوی، مہتمم جامعہ محمدیہ اسلام۔

۷۔ حضرت مولانا امین الحق الفاروقی، سابق ممبر مجلس عاملہ وفاق و مہتمم جامعہ دار العلوم تعلیم القرآن و جامعہ عائشہ صدیقہ باغ۔

۸۔ حضرت مولانا سعید یوسف، مدیر جامعہ دار العلوم تعلیم القرآن پلندری۔

۹۔ حضرت مولانا محمد سعید خان، مہتمم جامعہ فاروقیہ، راولاکوٹ۔

۱۰۔ حضرت مولانا عبد الحی مہتمم جامعہ انوار العلوم، دہیر کوٹ و جامعہ خدیجۃ الکبریٰ ارجہ باغ۔

۱۱۔ حضرت مولانا قاری عبد المالک، مہتمم جامعہ اشاعت القرآن، مظفر آباد۔

۱۲۔ حضرت مولانا حافظ حسین احمد، نائب مہتمم دار العلوم حنفیہ، دار السلام چناری۔

۱۳۔ حضرت مولانا مفتی عبد العزیز قاسمی، مہتمم جامعہ حنفیہ اٹھمقام، وادی نیلم۔

۱۴۔ حضرت مولانا مفتی بشیر احمد کشمیری، مہتمم مدرسہ تعلیم القرآن دیومیاں۔

۱۵۔ حضرت مولانا مفتی محمود الحسن مسعودی، مہتمم مدرسہ ابوہریرہؓ، مظفر آباد۔

۱۶۔ حضرت مولانا امتیاز احمد عباسی، مہتمم مدرسہ تجوید القرآن، چمن کوٹ۔

۱۷۔ حضرت مولانا پیر عبد الرزاق، مہتمم اشاعت الاسلام باغ۔

۱۸۔ حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ، مہتمم مدرسہ نصرت الاسلام باغ

۱۹۔ حضرت مولانا محمد امین، ناظم جامعہ العلوم الاسلامیہ، ایف۔ ٹو۔ میرپور آزاد کشمیر۔

۲۰۔ حضرت مولانا فضل کریم۔ ممبر اسلامی نظریاتی کونسل آزاد کشمیر و مہتمم دار العلوم تعلیم القرآن، گوجرہ مظفر آباد۔

۲۱۔ حضرت مولانا محمد الطاف آزاد، مہتمم جامعہ انوار القرآن، مظفر آباد۔

۲۲۔ حضرت مولانا محمد یاسین، مہتمم دار العلوم عربیہ، اشاعت العلوم منگ۔

۲۳۔ حضرت مولانا محمد زاہد بکوٹی، مہتمم دار العلوم بکوٹ۔

۲۴۔ حضرت مولانا انوار الحق قاسمی، مہتمم جامعہ انوار الاسلام ماکڑی، مظفر آباد۔

۲۵۔ حضرت مولانا ممتاز الحق صدیقی، مہتمم جامعہ مصباح العلوم، اسلام آباد۔

۲۶۔ حضرت مولانا حبیب اللہ چترالی، مہتمم جامعۃ الصالحات، مانسہرہ۔

۲۷۔ حضرت مولانا فضل الرحمٰن، مہتمم مدرسہ امام ابو حنیفہ بھیڑی۔

۲۸۔ حضرت مولانا قاری محمد یاسین صاحب، مہتمم جامعہ دار القرآن، فیصل آباد۔

۲۹۔ حضرت مولانا پروفیسر عبد الرزاق، مہتمم جامعہ تعلیم الفرقان و جامعہ خدیجۃ الکبریٰ للبنات تھوراڑ۔

۳۰۔ قاری محمد اعظم رحیمی، مہتمم مدرسہ دار القرآن منگ بجری۔

۳۱۔ حضرت مولانا مفتی خلیل الرحمٰن انور، مہتمم دار العلوم فاروق اعظم راڑہ، مظفر آباد۔

۳۲۔ مفتی سکندر حیات، ناظم تعلیمات مدرسہ عائشہ صدیقہؓ للبنات، نیلاہٹ۔

۳۳۔ مولانا محمد عارف خان، مہتمم جامعہ اسلامیہ اشاعت القرآن، جنڈالی۔

۳۴۔ حضرت مولانا عبد الرؤف، مہتمم دار العلوم فیض القرآن، بس بگلہ۔

۳۵۔ حضرت مولانا عبد البکر، مہتمم جامعہ ام سلمیٰ للبنات۔

اس موقع پر متعدد علماء کرام نے اپنی تجاویز بھی پیش کیں۔ جامعہ انوار العلوم مدنی مسجد کے مہتمم مولانا عبد الحی نے اپنی تجاویز میں کہا۔

(۱) نصاب تعلیم میں ابتدائی درجات سے ہی عقائد کی تعلیم کا اجراء کیا جائے۔ اس مقصد کے لیے عقیدہ الطحاوی جو احناف کی مستند کتاب ہے کو شامل کیا جانا مناسب ہوگا۔

(۲) درجہ تحفیظ کے طلباء کے لیے عقائد کی تعلیم کا اہتمام کیا جائے۔

(۳) مدارس کے الحاق کے وقت اس چیز کو بھی پیش نظر رکھا جائے کہ یہ مدرسہ اسی جگہ پر کسی دوسرے کے مقابلے میں تو قائم نہیں ہوا؟

(۴) جو مدارس وفاق کے ضوابط کا خیال نہ رکھتے ہوں، ان کا الحاق ختم کر دیا جائے۔

(۵) مدارس کے صرف امتحان پر ہی نہیں مجموعی طور پر تعلیمی نگرانی کا اہتمام کیا جائے۔

(۶) بنات کے نصاب میں مزید غور کیا جائے اور مقامات جیسی کتابوں کے مقابلہ میں جدید عربی کی کتابیں شامل کی جائیں۔

(۷) تجوید و قرأت کی سند بھی وفاق سے جاری کی جائے کیونکہ اولیٰ سے ثالثہ تک تجوید کا نصاب پڑھایا جاتا ہے۔

اس موقع پر دیگر شرکاء نے بھی تجاویز دیں جنھیں حضرت ناظم اعلیٰ نے تحریری طور پر دفتر وفاق بھجوانے کی ہدایات دیں، جبکہ متعدد شرکاء نے تعلیم و تربیت، نصاب تعلیم اور حکومتی معاملات کے حوالہ سے سوالات کیے جن کا جواب تفصیل کے ساتھ محترم ناظم اعلیٰ نے دیا۔

مولانا سعید، مدیر دار العلوم تعلیم القرآن پلندری نے اپنے خطاب میں نصاب تعلیم میں تبدیلی اور حکومتی حوالہ سے چند سوالات کیے۔ حضرت مولانا انوار الحق، نائب مہتمم جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک نے اپنے خطاب میں اتحاد اور تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین کی۔ اسی نشست کے اختتام پر صدر اجلاس استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان دامت برکاتہم نے اپنے خطاب میں نصاب تعلیم پر ہونے والے اعتراضات کے جواب، نیز اکابر کے تقویٰ اور توکل کی اتباع اختیار کرنے کی تلقین کی۔ آخر میں حضرت شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان دامت برکاتہم العالیہ کی رقت آمیز دعا سے پہلی نشست اپنے اختتام کو پہنچی۔

☆☆☆